از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:14 اپریل،1960

دربار شری ویر اولا سوراگ ولا، واڈیا

بنام

دی سٹیٹ آف سوراشٹر ا(اب بمبئی)

(جعفر امام، ایس۔ کے۔ داس، جے۔ ایل۔ کپور، اے۔ کے۔ سرکار اور ایم۔ ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

حکمران کی طرف سے چھوٹے بیٹے کو بیت کے طور پر امداد -بیٹا حکمران بن رہا ہے- آیا امداد دوبارہ دینے کے قابل ہے- "بیت، "کا مطلب۔

ہندوستانی ریاست وادیا میں جانشینی کا قانون وراثت اکبر کے حق پر مبنی تھا۔ حکمران نے 1943 میں اپنے چھوٹے بیٹے، درخواست گزار کو، ریاست کا ایک گاؤں مستقل اور وراثت میں کپال گراس' کے طور پر 'بیت' کے طور پر عطا کیا۔ 1947 میں ریاست واڈیا نے بھارتی حکومت میں شمولیت اختیار کی اور اس کے بعد ہونے والی آئینی پیش رفت سے یہ ریاست سوراشٹر امیں ضم ہو گئی۔ آئین کے نافذ ہونے کے بعد حکمران کے بڑے بیٹے اور پھر حکمران کی موت ہو گئی، اور درخواست گزار کو حکمران کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اس کے بعد ریاست سوراشٹر انے امداد کو دوبارہ شروع کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا کیونکہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ ختم ہو گیا ہے اور سابقہ ریاست واڈیا میں واپس چلا گیا ہے۔ درخواست گزار نے دعوی کیا کہ یہ امداد نسل در نسل مستقل اسائش کے لیے مطلق اور غیر مشروط ہے اور ریاست اسے دوبارہ شروع نہیں کر سکتی:

قرار پایا گیا کہ، درخواست گزار کے حکمران بننے پر امداد ختم ہو گئی ہے اور ریاست اسے دوبارہ شروع کر سکتی ہے۔ یہ امداد درخواست گزار کو "بیت" کے طور پر دی گئی تھی، جس لفظ کا مطلب ایک چھوٹا بیٹا یا تالکدار کے خاندان کی ایک چھوٹی شاخ جانشین ہے جہاں جائیداد اولین حیثیت کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اصول پر عمل کرتی ہے ؛ اس طرح اس نے اس کے فائدے کو یقینی بنایا جب تک کہ وہ چھوٹا بیٹا رہے۔ لیکن جب امدادی حکمران بن گیا اور "بیت" بننا بند ہو گیا تو امداد ختم ہو گئی۔

اصل دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 62 سال 1956۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے این ایچ ہنگورانی اور اے این سنہا۔

جواب دہندہ کی طرف سے آر گنپتی آئر اور ٹی ایم سین۔

14.1960 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ کپور، جسٹس نے سنایا۔

کپور، جسٹس آئین ہند کے نفاذ پر بھارتی یونین کے ساتھ بھارتیہ ریاستوں کے انضمام سے پہلے کاٹھیاواڑ میں واڈیا کے نام سے ایک ریاست تھی، جس کی حکمرانی کا جانشینی اولین حیثیت سے تھا۔ اس وقت اس کا حکمران دربار صاحب شری سورگ ولا باوولا تھا۔ ان کے دو بیٹے تھے کمار شری کرشن کمار اور درخواست گزار کمار شری ویراوالا سورگ والا۔ کمار شری کرشن کمار بڑے بیٹے ہونے کی وجہ سے وارث تھے۔ 5 جولائی 1943 کو حکمران دربار صاحب شری سورگ والا نے درخواست گزار کے حق میں دو دستاویزات پر عمل درآمد کیا جس میں اسے مستقل طور پر عطا کیا گیا اور وراثت میں ریاست میں 'موٹا پیٹھاڈیا' نامی گاؤں کو 'کپال گراس' کے طور پر 'بیت' کے طور پر لطف اندوز کیا گیا۔ لفظ 'بیت' کا مطلب ہے ایک چھوٹا بیٹا یا تالکدار کے خاندان کی ایک چھوٹی شاخ جانشین جہاں ریاست اولین حیثیت کی حکمرانی پر عمل کرتی ہے۔ 'کپل گراس کا مطلب ہے وراثت میں حصص کے پیدائشی حق کے طور پر اپانج میں امداد۔

اگست 1947 میں یا اس کے آس پاس کسی وقت، ریاست وادیا نے الحاق کے ایک دستاویز میں موجود قیود پر بھارتی حکومت میں شمولیت اختیار کی جس کے بعد اسے انجام دیا گیا۔ اس کے بعد 23 جنوری 1948 کو کاٹھیاواڑ کے علاقے میں مختلف ریاستوں نے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت متحدہ ریاست کاٹھیاواڑ تشکیل دی گئی جسے متحدہ ریاست سوراشٹر ابھی کہا جاتا ہے۔ اس عہد نامے کے قیود سے حکمران کی نجی املاک کے علاوہ ہر ریاست کے اثاثے ریاست متحدہ کے اثاثے بن گئے۔ عہد نامے میں یہ بھی کہا گیا کہ ہر ریاست کا حکمران ریاست ہائے متحدہ کے محصولات سے اپنے پرائیوی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پرس کے طور پر ایک خاص رقم وصول کرنے کا حقدار ہو گا، تاکہ فراہم کردہ طریقے سے طے کی جانے والی تمام نجی املاک کی ملکیت کو برقرار رکھا جا سکے اور تمام ذاتی مراعات، وقار اور حق کو برقرار رکھا جا سکے۔ حکومت بھارت نے عہد نامے سے اتفاق کیا اور اس کی تمام توضیعات کی ضمانت دی۔ ریاست واڈیا اس عہد نامے کی فریق تھی اور اس لیے اس کے اثاثے ریاستہائے متحدہ میں منتقل ہو گئے۔ 13 ستمبر 1948 کو، ریاستہائے متحدہ کاٹھیاواڑ نے بھارتی حکومت میں الحاق کے ایک نئے دستاویز پر عمل درآمد کیا جس میں معاہدہ کرنے والی ریاستوں کے ذریعے اگست 1947 میں یا اس کے آس پاس نافذ کردہ الحاق کے دستاویز کو منسوخ کر دیا گیا۔ 13 نومبر 1949 کو ریاستہائے متحدہ کاٹھیاواڑ نے بھارت کی آئین ساز اسمبلی کے ذریعے بنائے جانے والے آئین کو اپنانے پر اتفاق کیا اور مزید کہا کہ آئین ہند اپنے آغاز کی تاریخ سے ریاست متحدہ میں اس سے متصادم دیگر تمام آئینی توضیعات کو ختم اور منسوخ کر دے گا۔ 26 جنوری 1950 کو آئین ہند کے نفاذ پر، ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھارتی یونین میں ضم ہو گیا اور سوراشٹرا بن گیا، جو آئین میں مذکور حصہ B ریاست ہے۔ ریاستہائے متحدہ اور اس وجہ سے اس کے جزو ریاستوں نے اس کے بعد سے تمام الگ الگ وجود کھو دیا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اس طرح کے انضمام پر ریاستہائے متحدہ کے تمام اثاثے یونین آف بھارت میں شامل ہو گئے۔

27 جنوری 1950 کو حکمران دربار صاحب شری سورگ والا کے بڑے بیٹے کمار شری کرشن کمار کا انتقال ہوا اور اس کے بعد 16 مئی 1950 کو خود حکمران کا انتقال ہوا۔ 12 فروری 1951 کو صدر بھارت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں درخواست گزار کو 16 مئی 1950 سے واڈیا کے حکمران کے طور پر تسلیم کیا گیا، اور وہ حکمران کے حقوق کا حقدار بن گیا جسے حکومت بھارت نے تسلیم کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ یہ وہ حقوق تھے جو متحدہ ریاست کاٹھیاواڑ کو تشکیل دینے والے عہد نامے کے تحت حکمران کے لیے مخصوص تھے، یعنی پرائیوی پرس، نجی املاک اور ذاتی مراعات، وقار اور حقوق۔

2 جولائی 1951 کو ریاست سوراشٹر کی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں اعلان کیا گیا کہ چونکہ درخواست گزار اپنے والد کے بعد حکمران بن گیا ہے، اس لیے حتمی احکامات آنے تک گاؤں پیپٹھاڈیا کو ریاست سوراشٹر کا خالصہ یا خاص گاؤں سمجھا جانا چاہیے۔ درخواست گزار اس وقت نابالغ تھا اور اس کی والدہ نے نوٹیفکیشن کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومت کو نمائندگی پیش

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی۔ اس احتجاج کا کوئی جواب نہیں ملا۔ 23 مئی 1952 کو سوراشٹر کی حکومت نے ایک اور نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں کہا گیا:

"جبکہ مدھیہ سوراشٹر ضلع کے واڈیا تعلقہ کے گاؤں پیٹھاڈیا کو 5 جولائی 1943 کو لکھ نمبر 194 کے ذریعے سابق واڈیا ریاست کے مرحوم حکمران دربار صاحب سورگ والا نے اپنے دوسرے بیٹے شری کے ایس ویراوالا کو بطور چھوٹے بیٹے کی حیثیت سے کپل گراس کے طور پر عطا کیا تھا۔ اور جب کہ آنجہانی حکمران اور ان کے بڑے بیٹے شری کے ایس کرشنا کمار سنگھ جی کی موت اس دوسرے بیٹے شری کے ایس ویراوالا سے پہلے ہوئی تھی، مؤخر الذکر کو سوراشٹر کی حکومت اور بھارت کے صدر نے سوراشٹر کی حکومت کا نوٹیفکیشن نمبر پی ڈی / ایم ایس /20 مورخہ 12 فروری 19511 کے مطابق 16 مئی 1950 سے سابقہ ریاست واڈیا کے حکمران کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ محکمہ محصول (سیاسی) جو سوراشٹر اکے گزٹ میں شائع ہوا اور جب کہ، تسلیم کیے جانے تک حکومت سوراشٹر نے محکمہ ریونیو (سیاسی) کے 2 جولائی 1951 کے نوٹیفکیشن نمبر پی ڈی /20/ 148 کے مطابق اس گاؤں کو ریاست سوراشٹر کے خالصہ گاؤں کے طور پر ماننا چاہیے اور جبکہ شری کے ایس ویراوالا کی بطور چھوٹے بیٹے حیثیت ختم ہو گئی ہے اور اپانج میں امداد کا مقصد اس کے حکمران کے طور پر تسلیم کیے جانے کے نتیجے میں ختم ہو گیا ہے۔

اب، اس لیے، یہ مانا جاتا ہے کہ یہ امداد ختم ہو چکی ہے اور سابقہ واڈیا ریاست کو واپس کر دی گئی ہے جو اب ریاست سوراشٹر اکے ساتھ مربوط ہے جسے اس وقت ریاست سوراشٹر اکے نام سے جانا جاتا ہے، جس کا اطلاق شری کے ایس ویراوالا کی تاریخ سے ہوتا ہے جسے ریاست واڈیا کے مرحوم حکمران دربار شری سورگ والا کے جانشینی میں سابقہ واڈیا ریاست کے حکمران کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، یعنی۔ 16، مئی، 1950"۔

درخواست گزار نے اس مؤخر الذکر نوٹیفکیشن کے خلاف دوبارہ احتجاج درج کرایا لیکن اس بار بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ 9 مارچ 1956 کو، انہوں نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت موجودہ عرضی دائر کی جس میں مدعا علیہ، ریاست بمبئی، جس میں ریاست سوراشٹر اپہلے ضم ہو چکی تھی، کو نوٹیفکیشن واپس لینے یا منسوخ کرنے اور گاؤں پیٹھاڈیا کو درخواست گزار کو اس کی طرف سے کی گئی تمام وصولی اور آمدنیوں کے ساتھ بحال کرنے اور مدعا علیہ کو نوٹیفکیشن کو نافذ کرنے سے روکنے کی ہدایت کرنے والی رٹ جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزار دلیل یہ ہے کہ گاؤں اسے نسل در نسل مستقل لطف اندوز ہونے کے لیے مکمل اور غیر مشروط طور پر دیا گیا تھا اور ریاست اسے اس وقت تک دوبارہ شروع نہیں کر سکتی جب تک کہ درخواست گزار کی اولاد میں سے کوئی بھی زندہ ہو۔ ان کا دعوی ہے کہ صدر کی طرف سے انہیں واڈیا کے حکمران کے طور پر تسلیم کرنے سے گاؤں پر ان کے حقوق متاثر نہیں ہوئے۔ مدعاعلیہ دلیل یہ ہے کہ امداد مطلق یا غیر مشروط نہیں تھی لیکن یہ اس وقت تک نافذ العمل رہے گی جب تک کہ درخواست گزار خاندان کا چھوٹا بیٹا رہا اور اس کے حکمران کے طور پر تسلیم کیے جانے پر وہ چھوٹا بیٹا نہیں رہا، امداد ختم ہو گئی اور گاؤں ریاست کو واپس کر دیا گیا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ بھارتی حکومت ریاست واڈیا کے تمام اثاثوں کا حقدار ہونے کی وجہ سے، درخواست گزار کے حکمران کے طور پر تسلیم ہونے کی تاریخ سے ہی گاؤں اس کی ملکیت بن گیا ہے۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا امداد وصول کنندہ کے حکمران بننے پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ایک سوال ہے جو امداد کی قیود پر منحصر ہے۔ کیپٹن۔ ویب نے "پولیٹیکل پریکٹس ان کاٹھیاواڑ" نامی اپنی تالیف میں "بیت" کی تعریف ایک چھوٹا بیٹا یا تالکدار کے خاندان کی ایک چھوٹی شاخ جانشین کے طور پر کی ہے جہاں جائید اد اولین حیثیت کے اصول پر عمل کرتی ہے۔ یہ امداد ایک دستاویز کے ذریعے دی گئی تھی جسے لکھ کہا جاتا ہے یا ایک تحریر جس کے ساتھ ایک ہاک پترک منسلک کیا گیا تھا جو دربار کی طرف سے بیت کو دیے گئے حقوق کا بیان ہے۔ یہ دونوں دستاویزات ایجنسی کے سامنے درج کی گئی تھیں۔ لکھ کے اہم حصے ان اصطلاحات میں تھے:

"شری واڈیا دربار شری سوراگ ولا باوا ولا کے ذریعے طویل عرصے تک زندہ رہنے والے کمار شری ویرا ولا کے پاس منتقل کیا گیا۔ سمجھ لینے کے لیے:- وراثت اکبر کے حق (یعنی ولی عہد اور چھوٹے بیٹوں کا نظام) اس ریاست پر لاگو ہونے کے بعد، اور آپ ہمارے سب سے بڑے کمار، طویل عرصے تک رہنے والے یوراج شری کرشنا کمار صاحب سے چھوٹے ہمارے کمار (بیٹے) ہونے کے ناطے، آپ کو، اس لیک کے ذریعے، بیت کے طور پر دیا گیا ہے، کپال گروں کے طور پر مستقل لطف اندوز ہونے کے لیے، نسل در نسل، گاؤں "موٹا پیپٹھاڈیا"، اس ریاست کا خصوصی دائرہ اختیار کا گاؤں، جو ہماری ملکیت، لطف اور ملکیت کا ہے، اس کے گاؤں، تال (گاؤں کی جگہ)، اور سم کے ساتھ۔ ان کی تمام سرحدیں، کھیت، وادیاں، کھارو، کھرابو وغیرہ، یعنی مذکورہ گاؤں کی تمام حدود کے ساتھ، جیسا کہ گرا۔ آپ سال سموت 2000 کے آغاز سے اس کی آمدنی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

.... گراس جیسا کہ اوپر دیا گیا ہے کہ گرا آپ کو بیت کے طور پر دیا گیا ہے، جو کہ طریقہ کار کے مطابق اس کا ایک ہاک پٹرک (حقوق کا بیان) ہے۔ اسی بات کو یہاں منسلک کیا گیا ہے۔ آپ اور آپ کے وارث اور جانشین اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، اس گاؤں کا نقشہ اور فیلڈ بک بنایا گیا ہے، جس کی حقیقی نقلیں تیار کر کے آپ کو دی گئی ہیں۔"

لیکھ نے درخواست گزار کو مختلف دیگر وقار، مراعات، سہولیات اور حقوق عطا کیے۔ اس طرح یہ کہا گیا ہے کہ درخواست گزار کی شادی ریاستی خرچ پر منائی جائے گی اور ریاست اس کی تعلیم کا انتظام کرے گی، کہ درخواست گزار پر واڈیا میں اس کی رہائش گاہ کی وجہ سے کوئی ڈیوٹی یا ٹیکس نہیں لگایا جائے گا، کہ درخواست گزار کی شکایت، یعنی دی گئی گاؤں، یا کسی دوسرے سول معاملے کی سماعت بغیر کسی عدالتی فیس کے کی جائے گی اور اسے سول معاملات میں عدالت میں ذاتی حاضری مستثنیٰ قرار دیا جائے گا اور خود حکمران کی اجازت کے بغیر فوجداری مقدمات میں اس کے خلاف کوئی کارروائی جاری نہیں کی جائے گی۔ یہ تمام وقار، حقوق اور مراعات حکمران کے خاندان کے چھوٹے بیٹے کے لیے موزوں ہیں، لیکن جب ان کا اطلاق حکمران پر ہوتا ہے تو ان کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

ہاک پتراک میں کہا گیا ہے: "مستقبل میں چاہے آپ کی اولاد مشترکہ ہو یا تقسیم ہو چکی ہو، آپ کی اولاد میں سے زندہ بچ جانے والا کوئی بھی بیت سدھارو گروں سے لطف اندوز ہو گا اور یہ اس وقت تک ریاست میں واپس نہیں آئے گا جب تک کہ آپ کی اولاد میں سے کوئی بھی بیت زندہ نہ ہو۔ "اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امدادی ریاست کی اجازت کے بغیر گروں کو فروخت یا گروی نہیں رکھے گا۔

امداد اور ہاک پترک کو ایک ساتھ پڑھنے سے یہ ناگزیر نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کی حقیقی نوعیت میں امداد خاندان کے ایک چھوٹے بیٹے کو دی جاتی ہے اور یہ امداد اس کے فائدے کے لیے ہوتی ہے جب تک کہ وہ دفعہ میں ایک چھوٹا بیٹا رہے۔ بیان محاورہ "بیت کے طور پر دیا گیا" محض امدادی کی وضاحتی نہیں ہے، بلکہ امداد کی حقیقی نوعیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ نہ ہی ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ "بیت کے طور پر دیا گیا" بیان محاورہ محض اس مقصد کی نشاندہی کرتا ہے جس کے لیے امداد دی گئی ہے بلکہ مدت کار کی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔ امداد کی واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ اسے کپال گراس کے طور پر مستقل آسائشی ہونے کے لیے بیت کے طور پر دیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ یہ امداد ایک چھوٹے بیٹے کو بطور وثیقہ ہوتی ہے اور نسل در نسل جاری رہتی ہے جب تک کہ امداد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دینے والے کی اولاد میں سے کوئی بھی زندہ ہو۔ لیکن اگر امداد دینے والا کم عمر شاخ بننا چھوڑ دیتا ہے اور ظاہری وارث کی وجہ سے وارث بن جاتا ہے یا کسی بھی وجہ سے چھوٹا بیٹا یا بیت بننا چھوڑ دیتا ہے، تو امداد ختم ہونی چاہیے۔ امداد میں اور ہاک پٹرک میں بھی مذکور حقوق اور واجبات یہی ظاہر کرتے ہیں ؛مثال کے طور پر، جانشینی کے حق کے حوالے سے، ہاک پٹرک میں کہا گیا ہے کہ اگر اولاد میں سے ایک بھی بیت بچ جائے تو وہ گروں سے لطف اندوز ہو گا اور ریاست میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

یہ، ہماری رائے میں، ظاہر کرتا ہے کہ امداد اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک کہ بیت موجود ہو۔ اگر بیت نہیں ہے تو امداد ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کسی حقیقی تعمیر پر امداد اسی نوعیت کی ہے جس کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے، تو امداد میں کسی مضمر اصطلاح کو پڑھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا؛ اور نہ ہی اس بات کا تعین کرنے کی کوئی ضرورت ہے کہ آیا درخواست گزار اس معنی میں حکمران بن گیا ہے جس میں اس کے والد واڈیا ریاست کے حکمران تھے۔ جو بھی وجہ ہو جس کی وجہ سے درخواست گزار نے بیت بننا چھوڑ دیا ہے، یا تو اپنے بڑے بھائی کی موت کی وجہ سے یا آئین کے محدود معنوں میں حکمران بننے کی وجہ سے، وہ بیت بننا ختم ہو گیا ہے اور کپل گروں کے طور پر مستقل لطف اندوز ہونے کے لیے بیت کے طور پر دی جانے والی امداد ختم ہو گئی ہے۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں درخواست گزار کو 23 مئی 1952 کے نوٹیفکیشن کی وجہ سے اپنے بنیادی حق کی خلاف ورزی کرنے میں ناکام ہونا چاہیے۔ جس خلاف ورزی کی درخواست گزار شکایت کرتا ہے وہ ریاستی کارروائی کے ذریعے اس کی جائیداد سے محرومی ہے اور وہ امداد کی قیود پر اپنے حق کی بنیاد رکھتا ہے۔ اگر امداد اس معنی میں مطلق امداد نہیں ہے جس میں درخواست گزار دعوی کرتا ہے، لیکن یہ ایک ایسی امداد ہے جس کی نوعیت ہی دفاعی شق پر مشتمل ہے، تو درخواست گزار اپنے دعوے کو اپنے بنیادی حق کی خلاف ورزی پر نہیں پا سکتا۔

اس لیے درخواست کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document